156864 ـ جبرا مشت زنى والے شخص كا روزہ

سوال

میں جو سوال اور فتوى دريافت كرنا چاہتا ہوں وہ كچھ عجيب و غريب ہے، ليكن اس مسئلہ كا شكار شخص اس میں شرعى حكم معلوم كرنا چاہتا ہے، برائے مہربانى آپ ہمیں اس كا جواب ضرور ديں، كيونكہ يہ معاملہ واقعتا ہوا اور ہو رہا ہے چاہے آپ اس مسئلہ كے واقعتا ہونے پر مطمئن نہ بھى ہوں تو بھى برائے مہربانى جواب ضرور ديں:
يہ شخص روزہ توڑنے پر مجبور ہے، قصہ يہ ہے كہ ميرا ايك دوست كئى برس سے جادو كا شكار ہے، حالانكہ وہ حافظ قرآن بھى ہے، رمضان المبارك ميں وہ اجبارى طور پر بلكہ رمضان كے اكثر ايام ميں جس جن كا اس پر مسلط كيا گيا وہ اسے كبھى كسى طريقہ اور كبھى كسى طريقہ سے منى خارج كرنے پر مجبور كرتا ہے.
حالانكہ ميرا دوست اس سے باز رہنے اور ركنے كى كوشش كرتا ہے ليكن كوئى فائدہ نہيں ہوا، اور كئى برس سے رمضان ميں يہى ہوتا جا رہا، دن كا باقى حصہ وہ بغير كھائے پيئے ہى گزارتا ہے، اور جب وہ ان ايام كى قضاء ميں روزہ ركھتا ہے تو بھى جادو كى وجہ سے وہى صورت بن جاتى ہے اور وہ روزہ نہيں ركھ سكتا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اگر تو اس بھائى كا حال واقعتا ايسا ہى ہے جيسا آپ نے بيان كيا ہے تو اس كا حكم روزہ توڑنے پر مجبور كيے جانے والے شخص كا ہے.

شافعيہ اور حنابلہ كا مسلك يہ ہے كہ جس شخص كو وطئ يا كھانے پينے پر مجبور كيا جائے اور وہ جبرا ايسا كرے تو اس كا روزہ نہيں ٹوٹےگا، اور اس پر قضاء بھى نہيں ہوگى.

ليكن شافعى حضرات كے ہاں جبرا زنا كے ساتھ روزہ توڑنے والے شخص پر قضاء ہو گى "

ديكھيں: الموسوعۃ الفقھيۃ (28 / 58).

يہ قول ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كى روايت كے زيادہ قريب ہے جس ميں نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا فرمان ہے:

" يقينا اللہ سبحانہ و تعالى نے ميرى امت سے بھول چوك اور غلطى اور جس پر انہيں مجبور كر ديا جائے معاف كر ديا ہے "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2045) علامہ البانی رحمہ اللہ نے مشكاۃ كی تخریج (6248) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور اس لیے بھی كہ اكراہ یعنی مجبور كرنے میں اختیار منعدم ہو جاتا ہے، اور یہ چیز بھولنے سے بھی زیادہ سخت ہے، راجح قول كے مطابق بھولنے والے كا روزہ نہیں ٹوٹتا، اور پھر روزہ توڑنے پر جبر تو كلمہ كفر كہنے پر مجبور كرنے سے كم درجہ ركھتا ہے، كیونكہ جو كوئی مجبورا كفریہ كلمہ كہے تو وہ كافر نہیں ہوتا.

شیخ ابن عثیمین رحمہ كہتے ہیں:

" جس كسی كو بھی روزہ توڑنے والی اشیاء پر مجبور كر دیا جائے اور وہ اسے سرانجام دے تو اس پر كوئی گناہ نہیں اس كا روزہ صحیح ہے.

كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

لیكن جو تمہارے دل جان بوجھ كر عمدا كریں، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم كرنے والا ہے .

اور اس لیے بھی كہ مجبورا كلمہ كفریہ ادا كرنے والے سے كفر كا حكم اٹھا لیا گیا ہے، تو اس سے كم درجہ والی چیز میں تو بالاولی حكم نہیں لگے گا.

اور اس لیے بھی كہ نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" میری امت سے بھول چوك اور غلطی اور جس پر انہیں مجبور كردیا گیا ہو معاف كر دیا گیا ہے " انتہی

دیكھیں: مجموع فتاوی الشیخ ابن عثیمین (19 / 207).

ہماری دعا ہے كہ اللہ سبحانہ و تعالی آپ كے ساتھی كو شفایابی و عافیت نصیب فرمائے، اور ہم نصیحت كرتے ہیں كہ اسے شرعی دم كرنے كا اہتمام كیا جائے، اور كثرت سے دعا اور صدقہ و خیرات كریں.

كیونكہ یہ كام شفایابی و مصیبت كو دور كرنے كے اسباب میں شامل ہیں، اور اس كے ساتھ ساتھ صبر و تحمل كی تلقین كرتے ہوئے اسے كہیں كہ وہ اجروثواب كی نیت ركھے كیونكہ اللہ سبحانہ و تعالی اپنے بندے كو جس طرح چاہے آزمائش میں مبتلا كر دیتا ہے تا كہ اس كے گناہ كا كفار بن سكے، یا اس كے درجات بلند ہوں.

نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا فرمان ہے:

" كسی بھی مسلمان شخص كو جو كوئی مصیبت اور تكلیف و اذیت اور غم و پریشانی آتی ہے حتی كہ اسے جو كانٹا

لگتا ہے اس کے بدلے اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کرتا ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5642) صحیح مسلم حدیث نمبر (2573).

واللہ اعلم .